"اسلام کا نظام عقوبات"

ذوالفقار احمد چوہدری (ایم۔اے اسلامیات)

کسی نظام کو مکمل اور منظم اسی وقت قرار دیا جا سکتا ہے جب اس کی تمام جہتیں بطریق احسن مکمل و منظم ہوں کوئی ایک جہت بھی کمزور یا نامکمل نہ ہو دنیا کے مروجہ نظاموں پر اگر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو اس لحاظ سے سب نامکمل اور ادھورے نظر آئیں گے اگر کوئی ایک پہلو بہتر نظر آتا ہے تو سینکڑوں پہلو کمزور نظر آتے ہیں

اگر دنیا میں کوئی مکمل نظام ہے تو صرف اور صرف اسلام ہے جس کے کسی ایک پہلو پر بھی لب کشائی نہیں کی جا سکتی جس جہت سے اس کو دیکھا جائے وہ مکمل اور دوسرے نظاموں سے ارفع و اعلیٰ نظر آئے گا۔

آج ہم اسلام کے "نظام عقوبات" پر طائرانہ نگاہ ڈال رہے ہیں تاکہ دیکھا جا سکے کہ دوسرے مروجہ نظاموں سے کس قدر منظم ہے اور اعلیٰ مصالح کا مالک ہے

اسلام کے نظام عقوبات کا دوسرا نام "حدود و تعزیرات" ہے اس سے مراد وہ سزائیں ہیں جو مختلف جرائم کے سدباب کے لئے اسلام نے مقرر کی ہیں جرائم چونکہ مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں اس لیے ان کی سزائیں بھی ایک جیسی نہیں ہیں بلکہ مختلف نوعیت کی ہیں اسلامی سزاؤں کی تین بڑی بڑی قسمیں ہیں۔

(۱) حدود (۲) قصاص و دیت (۳) تعزیرات

بہتر معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے ان میں پایا جانے والا فرق واضح کر دیا جائے تاکہ سمجھنے میں آسانی رہے۔

۱ حدود کا مفہوم:۔

حدود حد کی جمع ہے جس کے معنی "منع" کرنے کے آتے ہیں اسی لئے دربان کو "حداد" کہتے ہیں کیونکہ وہ غیر متعلقہ آدمیوں کو اندر آنے سے منع کرتا ہے شریعت میں "حد" اس مقررہ سزا کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہو۔

قصاص و دیت کا مفہوم:۔

لفظ قصاص، قص سے مشتق ہے جس کے معنی قطع کرنے یا کاٹنے کے ہیں اصطلاح فقہا میں جرم اور سزا کے درمیان مساوات کو قصاص کہتے ہیں یعنی اگر کسی نے عمداً کسی کو مار ڈالا تو اس کے بدلے میں اسے بھی مارا جانے گا حدود اور قصاص میں فرق یہ ہے کہ "حد" اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور قصاص بندے کا حق ہے اگر کوئی آدمی مجرم سے قصاص نہ لینا چاہے تو وہ اس سے کفارہ یعنی دیت لے سکتا ہے۔

تعزیر کا مفہوم:۔

لغت میں "حد" اور تعزیر کے ایک ہی معنی "روکنا" وارد ہوئے ہیں یہ دونوں سزائیں ہیں لیکن ان میں فرق یہ پایا جاتا ہے کہ "حد" اللہ پاک کی طرف سے مخصوص سزا ہے جبکہ تعزیر حاکم وقت مقرر کرتا

ہے اور یہ اس حد سے کم مقرر کی جاتی ہے۔

حدود کی قسمیں:۔

حدود کی پانچ قسمیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) زنا کی حد (۲) شراب نوشی کی حد (۳) تہمت زنا کی حد (۴) چوری کی حد

(۵) رہزنی کی حد

زنا کی حد:۔

زنا سے اجتناب کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں کہ

"ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشہ و ساء سبیلا"

زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو یہ ایک بے حیائی کی بات ہے اور برا راستہ ہے

اگر کوئی زنا کا ارتکاب کر بیٹھے تو قرآن مجید میں اس کی سزا سو کوڑے مقرر کی گئی ہے

الزانیہ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائہ جلدہ (النور)

ترجمہ:۔ زانیہ اور زانی میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو"

حدیث شریف میں شادی شدہ زانی اور زانیہ کو سنگسار کرنے کی سزا کا بھی ذکر آیا ہے۔

شراب نوشی کی حد:۔

شراب نوشی سے اجتناب کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے کہ **یا ایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ** (المائدہ)

ترجمہ:۔ اے مومنو! شراب، جوا، بت اور تیر ناپاک اور شیطانی کام ہیں ان سے بچو"، حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپ نے اسے چالیس کوڑے رسید کیے۔ حضرت عمر نے شراب پر اسی (۸۰) کوڑے بھی لگائے ہیں

حد قذف:۔ اگر کوئی شخص کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو اسے قذف کہتے ہیں قرآن مجید میں اس حد کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے

والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعہ شھد فاجلدوھم ثمنین جلدہ ولا تقبلوا لھم شھادہ ابدا (النور)

چوری کی حد:۔

چوری کی حد کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے کہ

السارق والسارقه فاقطعوا ایدیهما (المائده ۳۸)

رہزنی کی حد :۔

رہزنی کے بارے میں قرآن مجید میں آتا ہے کہ

انما جزاء الذین یحاربون الله و رسوله و یسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیهم و ارجلهم من خلاف او ینفوا من الارض ذلک لهم خزی فی الدنیا ولهم فی الاخره عذاب عظیم الاالذین تابوا من قبل ان تقدروا علیهم فاعلموا ان الله غفور رحیم

ترجمہ :۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا صلیب دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف اطراف سے قطع کر دیئے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے سوائے ان کے جو قابو میں آنے سے قبل توبہ کر لیں جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

اسلام میں ان ہی پانچ جرائم پر حد جاری ہو گی اس کے علاوہ اگر سزائیں ہوں گی تو ان پر قصاص دیت اور تعزیر وغیرہ کا اطلاق ہو گا۔

قصاص و دیت :۔

قصاص بھی فرائض میں سے ہے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے کہ

یاایهاالذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی فمن عفی له من اخیه شیئی فاتباع بالمعروف و اداء الیه باحسان ذلک تخفیف من ربکم ورحمه (البقره ۱۷۸)

ترجمہ :۔ اے مومنو! مقتولوں کے بارے میں تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے آزاد ، آزاد کے بدلے غلام ، غلام کے بدلے ، عورت ، عورت کے بدلے اور جسے اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو معروف کے ساتھ اس کی پیروی کرنا ہے اور احسان سے اسے ادا کرنا ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔

دیت یا کفارہ :۔

جیسا کہ درج بالا آیت مبارکہ میں بھی ذکر ہے کہ اگر کوئی قاتل کو معاف کر دے تو اس کے بدلے میں قاتل کو دیت یا کفارہ دینا پڑے گا جس کا ذکر درج ذیل آیت میں بھی ہے

و کتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص فمن تصدق به فهو کفاره له ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الظلمون

ترجمہ :۔ ہم نے اس میں ان پر جان کے بدلے جان ، آنکھ کے بدلے آنکھ ، ناک کے بدلے ناک ، کان کے

بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا قصاص فرض کیا ہے پس جو اسے معاف کر دے اس کے لیے کفارہ ہو گا اور جو حکم الہی کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں امام ابو حنیفہ کے مطابق دیت اونٹ دینار اور درہم سے ادا کی جاتی ہے اور دیت کامل سو اونٹ یا ہزار دینار یا دس ہزار درہم ہیں مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ جو چیز پسند ہو وہ لے لیں

تعزیر:-

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ تعزیر وہ سزا ہے جو حاکم وقت مقرر کرتا ہے اور جس کا ذکر قرآن و حدیث میں نہیں ملتا تعزیر میں حاکم وقت سے سفارش کی جا سکتی ہے اور سزا میں کمی کرائی جا سکتی ہے جبکہ حد میں یہ چیز نہیں ہوتی

چند ایک تعزیرات حسب ذیل ہیں۔

(۱) اگر کوئی جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے تو حاکم وقت اس کو سزا دے سکتا ہے۔ اسی طرح دوسرے فرائض میں کوتاہی کرنے والے پر تعزیر کا نفاذ ہو گا۔

(۲) مرد صالح کو کوئی مشرک کافر وغیرہ کہے تو اس پر بھی تعزیر کا نفاذ ہو گا

(۳) خنزیر کا گوشت کھانے پر سود لینے پر گانا گانے پر نوحہ کرنے پر باہم مارپیٹ پر احکام شرعیہ کا مذاق اڑانے پر والدین کی بے ادبی کرنے پر سحر کرنے پر عمل قوم لوط استمناء استمناء بالید اور چغلی وغیرہ جیسے جرائم پر بھی تعزیر کا نفاذ ہو گا

اسلام کے اس مکمل ضابطہ حیات کو اگر نافذ کر دیا جائے تو برائی اور جرائم کا وجود تک مٹ سکتا ہے دنیا کا کوئی قانون اتنا مؤثر اور منظم نہیں ہو سکتا جتنا کہ اسلام کا نظام ہے یہ ہماری کم بختی ہے کہ ہم نے اپنے اوپر غیروں کے قانون کو مسلط کر رکھا ہے جس میں نہ کوئی اثر ہے اور نہ کوئی طاقت

مجرم پہ اگر کوئی قانون لاگو کیا بھی جاتا ہے تو وہ اس جرم سے تائب نہیں ہوتا بلکہ وہ مکمل دہشت گرد بن کر نکلتا ہے اور ان گھٹیا قسم کی سزاؤں اور پالیسیوں سے وہ بے خوف و خطر اپنے مکروہ عزائم میں لگ جاتا ہے۔

ضروری اعلان

گذشتہ شمارہ کے اندرونی ٹائیٹل پر شمارہ ۱۰ کے بجائے شمارہ ۶ غلطی سے لکھا گیا ہے۔ جس کے لیے ہم معذرت خواہ ہیں۔ قارئینِ کرام تصحیح فرما لیں۔